ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3, 2023

روایت حدیث میں امام زہری کی تدلیس: ایک تاریخی تناظر

محمد عمر

پی ایچ ڈی اسکالر

ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Abstract: *This paper explores the phenomenon of tadlis (concealment or ambiguity in the chain of narrators) in the Hadith tradition, focusing specifically on the role of Imam Muhammad ibn Muslim ibn Ubaidullah al-Zuhri, commonly known as Imam Zuhri. Widely regarded as a pioneering figure in the compilation and transmission of Hadith, Imam Zuhri's contributions are invaluable, yet his practice of tadlis has been a subject of scholarly debate. This study provides a historical perspective on Imam Zuhri's alleged tadlis, analyzing its context, motivations, and implications within the broader framework of Hadith sciences. By examining classical and contemporary sources, the paper aims to understand the reasons behind Imam Zuhri's use of tadlis, the nature of the criticism directed at him, and how his practices influenced the integrity and acceptance of the Hadith he transmitted. The analysis also considers the impact of tadlis on the reliability of Hadith collections and its significance in the grading of narrators. Through this investigation, the paper seeks to contribute to a nuanced understanding of Imam Zuhri's role in Hadith transmission, balancing his contributions with the complexities surrounding his methodologies, and ultimately providing a clearer picture of his legacy in Islamic scholarship. This abstract sets the stage for a detailed analysis of Imam Zuhri's practices within the historical and scholarly context of Hadith studies.*

Keywords: Imam Zuhri, Tadlis, Hadith tradition, Islamic scholarship, Narrator reliability, Hadith sciences, Isnad (chain of narrators), Islamic history, Classical Islamic studies, Hadith criticism.

علامہ تمنا عمادی لکھتے ہیں:

یہ مدلس بھی تھے اور ان کی تدلیس بدترین قسم کی تدلیس ہوا کرتی تھی۔[1]

نیز لکھتے ہیں: حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب طبقات المدلسین مطبوعہ مصر میں زہری کا بھی ذکر فرماتے ہیں: وصفہ الشافعی والدارقطنی وغیر واحد بالتدلیس۔ یعنی امام شافعی دار قطنی اور متعدد لوگوں نے زہری کو تدلیس کی صفت سے متصف کیا ہے۔

آگے چل کر یزید بن زرایع کے حوالے سے تدلیس کو کذب قرار دیا ہے: "ابن ابی خیمہ نے بیان کیا ہے کہ یزید بن زریع سے پوچھا گیا تدلیس کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ تدلیس کذب ہے۔[2]

حکیم نیاز احمد "زہری" سے ہمارے اختلاف کی تھیں ۳۰ وجوہات کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

---

[1] تمنا عمادی، امام زہری، تصویر کا دوسرا رخ: (ص ۷۲)

[2] ایضا (ص ۱۳۸ / ۱۳۷)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3, 2023

سخت مدلس ہیں۔ سنتے کسی سے ہیں اور منسوب کسی کی طرف کر دیتے ہیں۔[3]

ڈاکٹر شہزاد سلیم صاحب نے اپنے مضمون " The Controversial Personality of Ibn Shihab Zahri " میں بھی مختلف ائمہ کے اقوال کے تحت امام زہری کو مدلس قرار دے کر تدلیس کی مذمت بیان کی ہے۔[4]

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی اپنی کتاب بنام سیدنا عثمان ذوالنورین میں امام زہری کی تدلیس کا اس انداز میں ذکر کرتے ہیں۔

اسماء الرجال کی کتابوں میں ہر محدث نے اگرچہ ان کے علم کی تعریف کی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ان کی اکثر روایات مرسل ہیں۔ یہ تدلیس بہت کرتا ہے۔ گویا کہ ابن شہاب زہری ارسال و تدلیس کے امام تھے۔[5]

تجزیہ و تحقیق

مذکورہ اعتراض کا تجزیہ کرتے ہوئے درج ذیل امور کی وضاحت کی جائے گی۔

(1) تدلیس کی حقیقت کیا ہے؟

(2) تدلیس کے بارے میں جمہور ائمہ محدثین کا موقف کیا ہے؟

(3) کیا تدلیس مطلقاً مذموم ہے؟

(4) امام زہری مدلین کے کسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اور ائمہ کا امام زہری کی تدلیس کے بارے میں کیا موقف ہے؟

(5) کیا تدلیس کی بنیاد پر ائمہ کبار میں سے کسی نے امام زہری کو مجروح و مردود قرار دیا ہے؟

(6) کیا تدلیس و تکذیب باہم مترادف ہیں؟

تدلیس کی حقیقت و اقسام

الدکتور محمود الطحان اپنی کتاب "تغیر مصطلح الحدیث میں لکھتے ہیں:

اخفاء عیب في الاسناد، و تحسین لظاهره[6]

کسی حدیث کی سند کے عیب کو چھپا کر بظاہر سنوار کر پیش کرنے کو تدلیس کہتے ہیں۔

علامہ ظفر احمد عثمانی "قواعد فی علوم الحدیث میں رقم طراز ہیں:

والمدلس: ما كان وجود السقط في اسناده خفياً ۔[7]

مدلس وہ روایت ہے جس کی سند میں خفیہ طور پر اسقاط پایا جائے۔

اقسام تدلیس:

---

[3] حکیم نیاز احمد: ایضا(ص ۲۶۵)

[4] The Renaissance / The Cntroversial Personalith of Zuhri، شہزاد سلیم، مضمون(۱۱۲)

[5] ظفر، حکیم محمود احمد، سیدنا عثمان ذوالنورین،(۲/۵۱۷)

[6] الطحان محمود، تیسیر مصطلح الحدیث(۷۸)

[7] ظفر احمد عثمانی، قواعد فی علوم الحدیث:(ص ۳)

تدلیس کی اہم دو قسمیں ہیں: ۱۔ تدلیس الاسناد ۲۔ تدلیس الشیوخ

تدلیس الاسناد

تدلیس الاسناد: امام ابو بکر احمد بن عمرو الجزار اور امام ابو الحسن بن القطان کی اختیار کردہ تعریف یہ ہے:

راوی اپنے کسی ہم عصر سے جس سے اسے سماع حاصل ہوئی ہیں اتار کر کے جو روایات اس سے میں اس کا مگر اس کی جانب نسبت کرتے ہوئے سننے کی صراحت بھی نہ کرے۔[8]

ایک راوی نے کسی شیخ سے کچھ روایات سنی ہوتی ہیں اور کچھ کسی اور سے۔ بعض اوقات راوی کوئی حدیث اپنے معروف شیخ کی طرف نسبت کر کے بیان کر دیتا ہے، حالانکہ وہ روایت اس نے مذکورہ شیخ سے نہیں سنی ہوتی، اور اصل شیخ جس سے سنی ہے اس کا نام وہ کسی وجہ سے حذف کر دیتا ہے، اور اس موقع پر قال، عن جیسے الفاظ کا استعمال کرتا ہے جن میں سماع کا شبہ اور احتمال تو ہے، مگر صراحت نہیں۔

تدلیس الشیوخ:

راوی اپنے کسی شیخ سے کوئی حدیث روایت کرے، مگر سند بیان کرتے ہوئے اس کے معروف نام کی جگہ اس کی کنیت، یا نسب اور وصف کا ذکر کرے جو معروف نہ ہو۔ اس عمل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ پہچانا نہ جا سکے۔

تدلیس کا حکم

(الف) تدلیس الاسناد، یہ ایک نہایت مکروہ عمل ہے۔ اکثر علماء نے اس کی مذمت کی ہے۔ امام شعبہ کے بیانات اس بارے میں بہت ہی سخت اور شدید ہیں، مثلاً ان کے نزدیک "تدلیس جھوٹ ہی کے ہم پلہ ہے۔

(ب) تدلیس التسویہ۔ یہ تدلیس، تدلیس الاسناد سے بھی بڑھ کر بری اور قبیح ہے۔ حافظ عراقی کا کہنا ہے کہ عمداً تدلیس التسویۃ کا ارتکاب بہت بڑا عیب ہے۔

(ج) تدلیس الشیوخ، یہ تدلیس الاسناد سے کراہت میں قدرے کم ہے، کیونکہ مدلس اس میں کسی راوی کو ساقط نہیں کرتا، بلکہ مروی عنہ کی پہچان کو مشکل بنا دیتا ہے، اور سامع کو حقیقت تک پہنچنے میں خاصی دقت ہوتی ہے۔ مقاصد کے اعتبار سے اس کے احکام بھی مختلف ہیں۔

(د) تدلیس العطف اور تدلیس القطع، یہ دونوں اقسام بھی کسی طرح مذکورہ بالا اقسام سے کراہت میں کم نہیں۔[9]

مدلس راوی کی روایات کا حکم

ائمہ محدثین مدلس راوی کی روایات قبول کرنے میں مختلف آراء رکھتے ہیں۔ دو مشہور آراء یہ ہیں: مدلس کی روایت بالکل غیر مقبول اور مردود ہوتی ہے، چاہے وہ اپنے سماع کی تصریح بھی کر دے، کیونکہ تدلیس بذات خود ایک عمل شیخ اور جرح ہے، (مگر یہ قول قابل قبول نہیں ہے)۔

دوسرا قول جمہور فقہاء محدثین کا ہے جو راجح ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔

جب مدلس نے اس شخص سے تدلیس کی جس سے سنا بھی نہیں اور ملاقات بھی نہیں ہوئی تو اگر یہ تدلیس اس کی روایات پر غالب ہے تو قابل قبول نہیں، لیکن اگر اس شخص سے لقا (ملاقات) اور سماع (حدیث کی سماعت) تو حاصل تھا، مگر وہ روایات اس سے نہیں سنی تھیں جس میں تدلیس سے کام لیا تو وہ روایت مقبول ہو گی بشرطیکہ جس سے وہ روایات کی جائے وہ ثقہ ہو۔ آئمہ حدیث جیسے امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ نے چند شرائط سے ایسی روایات قبول کی ہیں۔ ابن صلاح لکھتے ہیں:

---

[8] سہیل حسن، معجم اصطلاحات الحدیث (۳۲۹)

[9] ایضا (ص ۳۲۹)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3, 2023

وفي الصحيحين و غير هما من الكتب المعتمدة من حديث هذا الضرب كثير جدا كقتادة والأعمش و هشام بن بشير و غيرهم، لأن التدليس ليس كذاباً و إنما هوضرب من الابهام بلفظ محتمل.

صحیحین اور دیگر مستند کتابوں میں اس قسم کی روایات بکثرت ہیں جیسے قتادہ، اعمش اور ہشام بن بشیر وغیرہ کی روایات، کیونکہ تدلیس کذب میں داخل نہیں بلکہ محتمل الفاظ میں ایک قسم کا ابہام ہے۔

مدلس روایات کی قبولیت کے لیے جو شرائط عائد کی گئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

ا۔ صحیحین میں ان سے روایات لی گئی ہوں، خواہ ان میں سماع حدیث کی صراحت ہو یا نہ ہو، جیسا کہ صلاح الدین علائی نے بیان کیا ہے۔ جیسے امام زہری، ابراہیم نخعی، سفیان ثوری، سفیان ابن عینیہ) وغیرہ۔

۲۔ اگر مدلس راوی ثقہ راوی سے روایت کرے تو اس کی روایت قابل قبول ہو گی اگرچہ اس کی "روایات صحیحین میں نہ ہوں۔ جیسا کہ امام شافعی نے فرمایا ہے:

لا نقبل من يدلس حديثاً حتى يقول فيه حدثني أو سمعتي.

۳۔ وہ روایت جو مدلس عنعنہ کے ساتھ بیان کرے تو ایسی روایت کو مرسل روایت پر محمول کیا جائے گا۔ ابن صلاح لکھتے ہیں۔

و أن مارواه المدلس بلفظ محتمل لم يبين فيه السماع والاتصال حكمه حكم المرسل.

خطیب بغدادی بھی یہی رائے رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

أن خبر المدلس مقبول لأن نهاية أمره ان يكون مرسلاً"

۴۔ اسی طرح اگر مدلس روایت جس میں عنعنہ کی تائید دیگر شواہد و توابع روایات کے ذریعے ہو رہی ہو تو ایسی روایت بھی قابل حجت ہے۔[10]

جمہور فقہاء کے نزدیک تدلیس میں ارسال کی طرح کا شبہ ہے کہ مبادا اس نے درمیان میں کوئی راوی چھوڑا ہو، اور جس طرح ارسال راوی میں طعن کا باعث نہیں بنتا اسی طرح جمہور کے نزدیک تدلیس بھی حدیث کو مطعون نہیں بناتی۔[11]

مدلس راوی کا حکم

علمائے جرح و تعدیل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدلس راوی مطلقاً کاذب نہیں ہے تو محض تدلیس کی وجہ سے اس کی روایت مردود نہ ہو گی۔ ابن صلاح کے نزدیک تدلیس کذب نہیں ہے بلکہ محتمل الفاظ کے ساتھ ابہام کی مثال ہے۔

" وهذا لأن التدليس ليس كذباً و إنما هو ضرب من الإيهام بلفظ محتمل.[12]

حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک مدلس روایت کو جھوٹ کہنا جائز نہیں۔

"لا تجوز به كان كذبا.[13]

امام شافعی فرماتے ہیں کہ جس مدلس راوی کی تدلیس ہمیں معلوم ہو جائے تو اس کی روایت میں مخفی چیز ہم پر واضح ہو جاتی ہے، اور یہ خفا (تدلیس) جھوٹ میں شمار نہیں ہو تا کہ ہم اس مدلس کی روایت کو مردود ٹھہرا دیں۔

---

[10] عبدالقیوم، حافظ، امام ابن شہاب زہری اور ان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ (ص ۲۰)

[11] فقہاء کے اصول حدیث: (ص ۳۴۶)

[12] ابن اصلاح، مقدمہ ابن صلاح (ص ۱۷۰)

[13] ابن حجر، شرح نخبۃ الفکر (ص ۷۲)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3, 2023

" و من عرفناه دلس مرة فقد أبان لنا عورته في روايته وليست تلك العورة بالكذب فنرد بها حديثه۔[14]

علامہ ابن صلاح نے تدلیس کے بارے میں امام شعبہ کے قول کو مبالغہ پر محمول کیا ہے۔

وهذا من شعبة إفراط محمول على المبالغه في الزجر عنه و التنفير۔[15]

ائمہ جرح وتعدیل اور تدلیس امام زہری

(1)امام ذہبی نے "میزان الاعتدال میں فرمایا ہے:

كان يدلس في النادر۔[16]

وہ کبھی کبھار تدلیس کرتے تھے۔

(2)ابن العجمی الشافعی نے اپنی کتاب التبیین لاسماء المدلسین میں فرمایا ہے:

محمد بن شهاب الزهرى الامام العالم المشور مشهور به و قد قبل الائمه قولةعن۔[17]

محمد بن شہاب زہری مشہور عالم اور امام ہیں۔ تدلیس کے حوالے سے مشہور ہیں اور ائمہ نے انکا قول عن" کے ساتھ قبول کیا ہے"۔

(3)حافظ ابن حجر و فتح الباری میں فرماتے ہیں:

بأنه قليل التدليس۔[18]

اس لیے کہ وہ قلیل التدلیس تھے۔

(4)حافظ ابوزرعہ عراقی کتاب المدلسین میں فرماتے ہیں:

محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبدالله بن شهاب الزهرى، مشهور بالتدليس، وقدقبل الائمة قوله عن ۔[19]

محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری تدلیس میں مشہور ہیں اور ائمہ نے ان کا قول عن قبول کیا ہے۔

(5)علامہ سیوطی نے اسماء المدلسین میں ابن شہاب زہری کے تذکرے کے تحت فرمایا ہے:

---

[14] شافعی، محمد بن ادریس، الرسالة:(۳۷۹)

[15] ابن اصلاح، مقدمہ ابن صلاح(ص ۱۷۰)

[16] الذھبی، محمد بن عثمان، میزان الاعتدال:(۳۰/۴)

[17] ابن العجمي الشافعي، التبيين لاسماء المدلسين:(ص ۵۰)

[18] ابن حجر العسقلانی: فتح الباری:(۳۷/۱۲)

[19] ابوزرعہ، حافظ، کتاب المدلسین:(ص ۹۰)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3, 2023

مشهور بالتدليس۔[20]
وہ تدلیس میں مشہور ہیں۔

(1)علامہ صلاح الدین علائی نے امام زہری کو طبقہ ثانیہ کے مدلسین میں شمار کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ طبقہ ثانیہ میں وہ رواۃ شامل ہیں جن کی تدلیس فی الحدیث کے متعلق ائمہ حدیث کو احتمال ہو اور ائمہ حدیث نے ان سے صحیحین میں روایات نقل کی ہوں جن میں اگرچہ سماع کی صراحت نہ ہو اور طبقہ ثانیہ سے ائمہ حدیث کے روایت لینے کا سبب ان کی امامت ہو یا ان کا قلیل فی التدلیس ہونا ہو یا یہ کہ وہ ثقہ راوی سے تدلیس کرتے ہوں جیسے زہری سلیمان اعمش، ابراہیم نخعی وغیرہ، لکھتے ہیں:

و ثانيهما: من احتمل الائمه تدليسة و خرجواله في الصحيح وان لم يصرح بالسماع .و ذلك لامامته او لقلة تدليسه في جنب ماروى اولانه لا يدلس الاعن ثقة و ذلك كالزهرى و سليمان الاعمش و ابراهيم النخعي ...[21]

امام زہری کی تدلیس کی حقیقت

ماقبل میں امام زہری کی تدلیس کے بارے میں جس قدر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کتب جرح وتعدیل میں مل سکے نقل کر دیئے گئے۔ ان ائمہ کے ذکر کردہ اقوال اور تفصیلی مباحث کا مطالعہ کرنے سے امام زہری کی تدلیس کے بارے میں تین باتیں سامنے آتی ہیں۔

(1) تمام وہ ائمہ جو جرح وتعدیل میں معتدل سمجھے جاتے ہیں مثلاً حافظ ذہبی، امام علائی، اور حلبیؒ وغیرہ انہوں نے امام زہری کو قلیل التدلیس شمار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ متعدد کتب سے یہ بات نقل کی جاچکی کہ متقدمین ائمہ نے امام زہری کا قول "عنعنہ" تسلیم فرمایا ہے۔

عرب محقق سلیمان عبید الحازمی "نے اپنے مقالہ الامام الزہری المحدث میں اور ناصر بن احمد الفہد" نے اپنے مقالہ "منہج المتقدمین فی التدلیس میں مختلف قرائن کی بناء پر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ امام زہری کی طرف منسوب تدلیس وہ خاص تدلیس نہیں جو کہ معروف ہے بلکہ اس سے مراد ارسال ہے یعنی امام زہری کی مدلس روایات اپنی حقیقت کے اعتبار سے مرسل میں جس پر تفصیلی کلام مرسلات زہری کے تحت گزر چکا۔

سلیمان عبید الحازمی تحریر کرتے ہیں:

ولم اجد من ذكر نوع التدليس الذى كان يفعله الامام الزهرى مع ان التدليس انواع و بينهما فوارق كبيرة جداً و المتبين ان تدليس الزهري من نوع الارسال۔[22]

ناصر بن احمد الفہد فرماتے ہیں:

والذي يظهر انهما ارادا الارسال لا التدليس بمجناه الخاص عند المتأخرين او انهم ارادوا مطلق الوصف بالتدليس غير القادح بمغى انه قد وقع منه احياناً لان التدليس بمعناه الخاص منه قليل جداً بالمقارنة الى مجموع رواياته.[23]

جس تدلیس کا یہاں ذکر کیا جارہا ہے کہ وہ حقیقت میں ارسال ہی کی ایک قسم ہے۔ اس کی وضاحت خطیب بغدادی نے "الكفاية في علم الرواية" میں یوں کی ہے۔

---

[20] السیوطی، جلال الدین، اسماء المدلین:(۸۳)

[21] علائی، صلاح الدین، جامع التحصیل (ص۱۱۳)

[22] الحازمی، سلیمان عبید، الامام الزہری المحدث نمبر ص ۲۶۶۔

[23] الفہد، ناصر بن احمد، منہج المتقدمین فی التدلیس:(ص ۸۵)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3, 2023

تدليس الحديث الذى لم يسمعه الراوى من دلسه عنه بروايته اياه على وجه يوهم انه سمعه منه ويعدل عن البيان بذلك، ولو بين انه لم يسمعه من الشيخ الذي دلسه عنه، فكشف ذلك لصار ببيانه مرسلاً للحديث غير مدلس فيه، لان الارسال للحديث ليس بايهام من المرسل كونه سامعاً من لم يسمع منه، وملاقيا لمن لم يلقه الا ان التدليس الذى ذكر ناه متضمن للارسال لامحالة من حيث كان المدلس ممسكان عن ذكر من بينه و بين من دلس عنه و انما يفارق حاله حال المرسل بايهامه السماع ممن لم يسمع منه ولهذا المعنى لم يدم العلماء من ارسل الحديث وذموا من دلسه۔[24]

(3) محققین کی کتابوں میں اس بات کا بھی ذکر ملتا ہے کہ تدلیس اہل حجاز و حرمین میں معروف نہ تھی، جب کہ ابن شہاب زہری اہل مدینہ میں سے ہیں، معروف تدلیس اکثر اہل کوفہ اور اہل بصرہ میں شائع رہی ہے۔ یہ بھی ایک قرینہ ہے کہ امام زہری کی تدلیس کو معروف تدلیس کے حکم میں لینے کی بجائے ارسال کے معنی میں لیا جائے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔

امام حاکم فرماتے ہیں:

ان اهل الحجاز والحرمين و مصر والعوالي ليس التدليس من مذهبهم وكذلك اهل خراسان والجبال اصبهان ...... لا يعلم احد من المتهم دلس واكثر المحدثين تدليسا اهل الكوفة و نفريسير من اهل البصرة۔[25]

عرب محقق ناصر بن احمد الفهد لکھتے ہیں:

" وهو من اهل المدينة والتدليس لا يعرف في المدينة۔[26]

اور وہ (امام زہری) اہل مدینہ میں سے تھے اور تدلیس مدینہ میں معروف نہ تھی۔

نتیجہ بحث

تدلیس، اس کے احکام و اقسام، اور محدثین کے نزدیک امام زہری کی تدلیس پر تفصیلی کلام کے چند نتائج درج ذیل ہیں۔

1. مدلس روایات مطلقا مردود نہیں ہیں اسی ایسی روایات کو چند شرائط کے ساتھ کتب صحیحین میں بھی نقل کیا گیا ہے۔
2. جمہور ائمہ فقہاء کے نزدیک تدلیس طعن فی الحدیث کا موجب نہیں اور نہ ہی ہمیشہ کذب کے مترادف ہے۔ جیسا کہ معترضین نے سمجھا بلکہ جن ائمہ نے اس بارے میں سخت کلام فرمایا ہے وہ مبالغہ پر محمول ہے۔
3. معتدل ائمہ جرح و تعدیل کی بڑی تعداد امام زہری کو قلیل التدلیس شمار کرتی ہے۔
4. متعدد علماء کے نزدیک امام زہری کی تدلیس، تدلیس پر مذموم نہیں بلکہ ارسال ہی کی ایک قسم ہے۔
5. جمہور ائمہ محدثین حتی کہ وہ ائمہ جنہوں نے امام زہری کو مشہور بالتدلیس کہا یا وہ ائمہ جنہوں نے تدلیس کے بارے میں سخت ترین الفاظ استعمال کیے، ان سب میں سے کسی ایک نے بھی امام زہری کو تدلیس کی وجہ سے مطعون، مردود یا کاذب نہیں ٹھہرایا۔

---

24 البغدادی، خطیب، الکفایۃ فی علم الروایۃ: (ص ۵۱۰)

25 حاکم نیشاپوری، معرفۃ علوم الحدیث: (ص ۱۱۱)

26 الفہد، ناصر بن احمد، منہج المتقدمین فی التدلیس: (ص ۸۵)

6. تدلیس فی الحدیث کی وجہ سے جیسے کبار ائمہ مثلاً ایوب سختیائی، ایوب بن نجار، علی بن عمر دار قطنی، امام مسلم، امام مالک، یحی بن سعید ابراہیم نخعی، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کو غیرہ مورد طعن اور متہم بالکذب نہیں ٹھہراتے اسی طرح امام زہری بھی اس الزام سے بری ہیں اور اس وجہ سے ان کی عدالت وثقاہت مجروح نہیں ہوتی۔

1. القرآن الکریم
2. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، قدیمی کتب خانہ کراچی (طبع جدید
3. محمود الطحان، الدکتور تیسیر مصطلح الحدیث، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی۔
4. ابن حجر، احمد بن علی العسقلانی، نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔
5. ابن صلاح، ابو عمرو، مقدمۃ ابن صلاح و محاسن الاصلاح۔ دار المعارف، مصر۔
6. ابوزرعۃ عراقی، احمد بن عبد الرحیم، کتاب المدلسین، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، المنصورہ۔
7. ابن العجمي الشافعي، التبیین لاسماء المدلسن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان۔
8. سیوطی، جلال الدین، حافظ اسماء المدلسین، دار الجیل، بیروت۔
9. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری، معرفۃ علوم الحدیث، لجنۃ احیاء التراث العربی۔
10. خطیب بغدادی، الکفایہ فی علم الروایۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔
11. سہیل حسن، ڈاکٹر، معجم اصطلاحات حدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی، یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعت سوم ۲۰۱۳۔
12. علائی، صلاح الدین، جامع التحصیل، دار المعرفۃ، بیروت لبنان۔
13. شافعی، محمد بن ادرس، الرسالۃ، المکتبہ العلمیہ، بیروت، لبنان
14. ۔ ناصر بن احمد الفہد، منہج المتقدمین فی التدلیس، مکتبہ اضواء السلف الریاض طبع ۲۰۰۱.
15. ذھبی، میزان الاعتدال في مراتب الرجال، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
16. باقر خان خاکوانی، ڈاکٹر، فقہاء کے اصول حدیث، ادبیات، رحمان مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور، طبع اول۔
17. تمنا عمادی، و دیگر علمائے کرام، امام زہری دلبری، تصویر کا دوسرا رخ، الرحمن، پبلشنگ ٹرسٹ کراچی، ۱۹۹۶ء۔
18. الحازمی، سلیمان عبید، الامام الزھری المحدث، جامعۃ الملک عبد العزیز بمکۃ المکرمۃ ۱۳۰۰۔
19. عبد القیوم، حافظ، امام ابن شہاب زہری اور ان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب لاہور، اشاعت ۲۰۰۶ء۔
20. محمود احمد ظفر، حکیم، سیدنا عثمان ذوالنورین تحقیقات علی پلازہ، مزنگ روڈ لاہور۔